Regd No L 5254

۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

# الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
ماہوار ۲½ ”
فی پرچہ ۱؍

یوم چہارشنبہ

۲۶ جمادی الثانی سنہ ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹ | ۴ شہادت ۱۳۳۰ ہش | ۴ اپریل سنہ ۱۹۵۱ء | نمبر ۸۰

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

**مُحَمَّدٌ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ**

یَا مَنْ غَدَا فِیْ نُوْرِہٖ وَضِیَائِہٖ

اے وہ جو اپنے نور اور روشنی میں

کَالنَّیِّرَیْنِ وَنُوِّرَ الْمَلَوَانِ

آفتاب و مہتاب کی مانند ہو اور جس سے رات اور دن روشن ہو گئے

یَا بَدْرَنَا یَا اٰیَۃَ الرَّحْمٰنِ

اے ہمارے بدر اے رحمان کے نشان

اَھْدَی الْھُدَاۃِ وَاَشْجَعَ الشُّجْعَانِ

سب ہادیوں سے بڑھ کر ہادی اور سب بہادروں سے بڑھ کر بہادر

(قصیدہ فی مدح النبی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم)

## اخبار احمدیہ

لاہور ۳ اپریل:۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ:۔

—— پروفیسر محبوب عالم صاحب خالد کا آج اپنڈے سائٹس کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

## امتحانات ملتوی نہیں ہوں گے

لاہور ۳ اپریل:۔ پنجاب یونیورسٹی سنڈیکیٹ نے کالجوں کے پرنسپل صاحبان سے مشورہ کے بعد فیصلہ کیا ہے کہ انٹرمیڈیٹ اور بی۔ اے وغیرہ کے امتحانات ملتوی نہیں کئے جائیں گے

# میاں ممتاز محمد دولتانہ متفقہ طور پر لیگ اسمبلی پارٹی کے لیڈر منتخب کر لئے گئے

## گورنر پنجاب ہز ایکسی لینسی سردار عبدالرب نشتر کی طرف سے وزارت مرتب کرنے کی دعوت

لاہور ۳ اپریل:۔ آج شام گورنر پنجاب عزت مآب سردار عبدالرب نشتر نے مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے لیڈر میاں ممتاز محمد دولتانہ کو دعوت دی کہ وہ نئی حکومت مرتب کرنے میں ان کا ہاتھ بٹائیں۔ یہ دعوت موصول ہونے پر میاں ممتاز محمد دولتانہ فوری طور پر گورنر سے ملے۔ ریڈیو پاکستان کے نمائندے کو معلوم ہوا ہے کہ وزراء کی نامزدگی کے متعلق کل تک آخری فیصلہ ہو جائے گا۔ اور نئی وزارت جمعرات کو حلف اٹھائے گی۔ اس سے قبل آج پانچ بجے سہ پہر پنجاب اسمبلی چیمبر میں خان لیاقت علی خان صدر آل پاکستان مسلم لیگ کی صدارت میں مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کا اجلاس منعقد ہوا جس میں متفقہ طور پر میاں ممتاز محمد دولتانہ کو پارٹی کا لیڈر منتخب کیا گیا۔ نیز قرار پایا کہ باقی عہدیداروں کا انتخاب کسی دوسرے اجلاس کے وقت عمل میں آئے۔ اس موقعہ پر ڈاکٹر لیاقت علی خان نے کہا۔ اب آپ صوبے کی بھلائی اور ہمہ گیر ترقی کے لئے ٹھوس کام کر کے ثابت کر دکھائیں۔ کہ لوگوں نے آپ پر اعتماد کر کے فی الواقع صحیح قدم اٹھایا ہے۔ دوران تقریر میں آپ نے جاگیرداروں کو خبردار کرتے ہوئے کہا۔ انہیں دیکھنا چاہیئے۔ کہ ہوا کا رخ کس طرف ہے۔ وہ مزدوروں کو ان کے جائز حقوق سے محروم نہ کریں۔ ورنہ وہ اپنا حق خود چھیننے کی کوشش کریں گے۔ ضروری ہے کہ وہ زمانہ کی رفتار کو پہچانیں۔ اور اس کے مناسب حال اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں۔ آپ نے مزید کہا۔ کہ نئی حکومت کو زرعی اصلاحات کی طرف سب سے پہلے توجہ دینی چاہیئے۔ دوران تقریر میں آپ نے نصیحت کی۔ کہ طبقہ وارانہ ریشہ دوانیوں سے اجتناب ضروری ہے یہ گروہوں کی بنیادوں پر سوچنا اب موقع نہیں ہے۔ آپ لوگوں کو چاہیئے۔ کہ مل کر قربانی سے کام لیتے ہوئے صوبے کے کھوئے ہوئے وقار کو بحال کرنے کی کوشش کریں۔

## بنیادی اصولوں کی سب کمیٹی کا اجلاس

کراچی ۳ اپریل۔ اس مہینے کی تیرہ تاریخ کو آئین ساز اسمبلی کی بنیادی اصولوں کی سب کمیٹی کا اجلاس ہوگا جس میں موصول شدہ تجاویز پر غور کیا جائے گا۔

## مسلم زائرین کی پارٹی اجمیر جائے گی

لاہور ۳ اپریل:۔ ۹ اپریل سے ۱۸ اپریل ۱۹۵۱ء تک حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ کے روضہ مبارک کی زیارت کے لئے ایک سو مسلم زائرین کی ایک پارٹی اجمیر شریف روانہ ہوگی پنجاب سے ساٹھ اشخاص کے نام منتخب کئے گئے ہیں۔ باقی تینتیس ۳۳ اشخاص دوسرے صوبوں کے ہوں گے۔

## پھولوں کی آل پاکستان نمائش میں لاہور کے سرکاری باغات کو اول انعام

لاہور ۳ اپریل:۔ ہارٹیکلچرل سوسائٹی آف پاکستان کے زیر سرپرستی حال ہی میں کراچی میں پھولوں کی جو آل پاکستان نمائش منعقد ہوئی تھی۔ اس میں سرکاری باغات لاہور کو مختلف قسم کے گلاب کے پھولوں کے لئے اول انعامات دیئے گئے۔ اس کے علاوہ گورنمنٹ ہاؤس کے باغ نے بھی کٹے ہوئے پھولوں کی فراہمی میں اول انعام حاصل کیا۔ جن ناموافق حالات کے ماتحت ان پھولوں کو لاہور سے کراچی بھیجا گیا تھا۔ ان کے پیش نظر یہ کامیابی نہایت شاندار حیثیت رکھتی ہے۔

## کشمیر میں امریکہ کی کسی نامور شخصیت کو ثالث مقرر کیا جائے گا

کینبرا ۳ اپریل:۔ ریڈیو آسٹریلیا نے یہ خبر نشر کی ہے۔ کہ برطانیہ و امریکہ کی ترمیم شدہ مشترکہ قرارداد کے مطابق تصفیہ کشمیر کے تصفیہ طلب امور کے بارہ میں امریکہ کی کسی نامور شخص کو ثالث مقرر کیا جائے گا۔ ایک اطلاع کے مطابق ثالث کا تقرر عمل میں آ چکا ہے۔ صرف صدر مسٹر ٹرومین کی طرف سے منظوری کا انتظار ہے۔

ہندوستانی مقبوضہ کشمیر کے وزیر اعظم شیخ عبداللہ نے کہا ہے۔ چونکہ سلامتی کونسل نے ہندوستان کی بات نہیں مانی ہے۔ اس لئے کشمیری حکومت نے آئین ساز اسمبلی کی تجویز کو عملی جامہ پہنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ کل انہوں نے نیشنل کانفرنس کے کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے اس خیال کا اظہار کیا کہ لاکھوں انسانوں کی قسمت کے فیصلے کو کسی ثالث کے سپرد نہیں کیا جا سکتا۔

یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ ثالثی کی دفعہ صرف ان اختلافات سے متعلق ہے۔ جو رائے شماری سے پہلے فوجیں ہٹانے کے متعلق ۔۔ کے بارے میں پیدا ہوئے ہیں۔ ریڈیو پاکستان کے نمائندے کا کہنا ہے کہ ثالثی کی وجہ سے جہاں بھی کی حکومت سخت پریشان معلوم ہوتی ہے۔ وہ ایسے حالات پیدا کرنے پر آمادہ نہیں ہے جن میں آزادانہ وغیرجانبدارانہ استصواب ہو سکے۔

## فسادات محرم کے نظر بندوں کی رہائی

حیدرآباد (سندھ) ۳ اپریل:۔ مولانا عبدالقیوم کاپوری اور ۴۹ دوسرے اشخاص کو جن پر اسپیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں فسادات محرم کے سلسلہ میں مقدمہ چل رہا تھا۔ کل رہا کر دیا گیا ہے۔ اسپیشل مجسٹریٹ مسٹر مراد علی نے رہائی کا حکم دیتے ہوئے کہا۔ کہ خیر سگالی کے اظہار کے طور پر حکومت نے مقدمے واپس لے لئے ہیں۔ حکومت کا خیال ہے۔ کہ ان کی رہائی سے امن عامہ میں خلل واقع نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ ملزمین نے یہ تحریری وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ امن سے زندگی بسر کریں گے۔ دستخط

## کشتی رانی کے صوبائی مقابلوں میں تعلیم الاسلام کالج کی نمایاں کامیابی

### چیمپین شپ جیتنے کے علاوہ کالج کا ایک طالبعلم بہترین کشتی راں قرار پایا

لاہور ۳ اپریل:۔ کشتی رانی کے چوتھے پنجاب ٹورنامنٹ میں تعلیم الاسلام کالج کی ٹیم نے ۲۳ پوائنٹ لے کر چیمپین شپ جیت کر نمایاں کامیابی حاصل کی۔ رینز کالج کے ایک طالبعلم مسٹر خادم سابل دواں کے بہترین کشتی چلانے والے قرار پائے۔ ان مقابلوں میں میڈیکل کالج اور دیال سنگھ کالج نے علی الترتیب ۱۶ اور ۵ پوائنٹ حاصل کر کے دوئم اور سوئم پوزیشن حاصل کی یہ ٹورنامنٹ جمعہ کو شروع ہو کر دو روز تک جاری رہا تھا ہفتہ کے روز اختتامی تقریب کے موقعہ پر مسٹر ایم مسعود سی۔ ایس پی نے انعامات تقسیم کئے۔ اور ”پنجاب کشتی رانی ایسوسی ایشن“ کے سرپرست سردار رشید احمد نے ایک مختصر سی تقریر کے دوران میں پنجاب ایسوسی ایشن کی ان خدمات کو سراہا۔ جو اس نے گزشتہ سال بڑے وقت سر انجام دی تھیں۔

## ۵ لاکھ کمیونسٹ فوج تیار کھڑی ہے

ٹوکیو ۳ اپریل:۔ جنرل میکارتھر نے اعلان کیا ہے کہ کوریا میں ۳۸ ویں عرض بلد کے شمال میں ۵ لاکھ سے زیادہ کمیونسٹ فوج اتحادی فوجوں پر حملہ آور ہونے کی تیاری کر رہی ہے جب سے لڑائی چھڑی ہے کمیونسٹوں کی اتنی فوج کبھی جمع نہیں ہوئی ان حالات میں عنقریب سخت جنگ کی توقع ہے۔



ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

# عربی زبان اُمّ الالسنہ ہے

(از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

عربی زبان کی یہ خصوصیت ہے کہ اس کے تمام الفاظ اپنے اندر گہری حکمت رکھتے ہیں۔ مثلاً مُلک کا لفظ ہی لے لو۔ ہماری زبان میں لوگ مُلک کا لفظ عام طور پر استعمال کرتے ہیں۔ مگر جب ان سے پوچھا جائے کہ مُلک کسے کہتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ اس علاقہ کو جس میں ہم بستے ہیں۔ لیکن اہل زبان اور وہ لوگ جو عربی زبان کو سمجھتے ہیں وہ اس کے یہ معنے نہیں لیں گے بلکہ وہ م۔ ل اور ک کے مجموعہ سے اس کے معنے اخذ کریں گے۔ دراصل عربی زبان کو جو خصوصیتیں حاصل ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ حرفوں سے بنی ہے۔ میرا مطلب یہ نہیں کہ باقی زبانیں حرفوں سے نہیں بنیں بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ باقی زبانوں کے حروف اتفاقی حادثہ ہیں مگر عربی زبان کے حروف اتفاقی حادثہ نہیں بلکہ تمام حروف اپنے اندر مستقل معنے رکھتے ہیں اور ان کے مجموعے کے معنے ان حروف سے پیدا ہوتے ہیں۔ گویا اپنی ذات میں کوئی الگ لفظ معنے نہیں دیتا بلکہ تمام حروف مل کر معنے پیدا کرتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں یوں سمجھ لو کہ عربی زبان کی نسبت باقی زبانوں سے وہی ہے جو دنیا کی دوسری زبانوں کو چینی زبان سے ہے۔ چینی زبان میں ہر جملہ ایک حرف سمجھا جاتا ہے اور ہر مفہوم کو ادا کرنے کے لئے بنے بنائے جملے استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً اردو زبان میں جب ہم کہتے ہیں "گھوڑا لاؤ" تو یہ مستقل جملہ ہوتا ہے۔ اور جب ہمیں ضرورت محسوس ہوتی ہے ہم اسی میں تھوڑی بہت تبدیلی کر دیتے ہیں۔ مثلاً ہم کہہ دیتے ہیں "گھوڑا لا"۔ کبھی کہہ دیتے ہیں "گھوڑا لایا" کبھی کہہ دیتے ہیں "گھوڑا لائیں"۔ گویا تبدیلی صرف فعل میں واقعہ ہوتی ہے۔ مگر چینی زبان میں "گھوڑا لاؤ" ایک مستقل حرف ہوتا ہے گویا چینی زبان میں جملہ اپنی ذات میں لفظ کا قائم مقام ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے ہاں ۲۷ حروف تہجی ہوتے ہیں مگر ان کے ہاں کئی ہزار حروف تہجی ہیں۔ کیونکہ جب ایک مستقل جملہ کو حرف بنایا جائے گا تو سیدھی بات ہے کہ اس طرح حروف ہزاروں ہزار بنتے چلے جائیں گے پس عربی اور چینی میں یہ فرق ہے کہ چینی زبان میں جملہ حرف بن جاتا ہے اور عربی زبان میں حرف لفظ کا کام دیتا ہے۔ معنے صرف لفظ سے شروع نہیں ہوتے بلکہ حرف سے شروع ہوتے ہیں

چنانچہ مُلک کے لفظ میں م۔ ل۔ ک کے ملنے کے بعد معنے پیدا نہیں ہوتے بلکہ م کے بھی معنے ہیں ل کے بھی معنے ہیں ک کے بھی معنے ہیں اور جب یہ حروف کہیں جمع ہو جائیں تو ان کے اندر ایک خاص معنے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور اس وجہ سے ان حروف کو خواہ آگے کر دو خواہ پیچھے ایک خاص مفہوم ان تمام الفاظ میں مشترک پایا جائے گا۔ چنانچہ عربی زبان کے وہ تمام الفاظ جو م۔ ل اور ک سے مرکب ہیں ان کو اگر غور سے دیکھا جائے تو ان میں طاقت اور قوت کے معنے پائے جائیں گے۔ مثلاً مُلک۔ حکومت بادشاہت اور طاقت کو کہتے ہیں۔ مَلِک بادشاہ کو کہتے ہیں۔ مَلَک فرشتے کو کہتے ہیں اس کو اُلٹا دو تو کَلْم بن جائے گا۔ جس کے معنے زخم کر دینے کے ہیں۔ اس میں بھی طاقت کی ضرورت ہوتی ہے۔ لَکْم تھپڑ مارنے کو کہتے ہیں اس میں بھی طاقت کے معنے پائے جاتے ہیں۔

غرض م۔ ل۔ ک سے جو الفاظ بھی مرکب ہوں گے ان میں طاقت اور قوت کے معنے پائے جائیں گے۔ یہ ایک ایسا عجیب مضمون ہے کہ اس سے سینکڑوں معانی قرآن کریم کے اور سینکڑوں معانی احادیث کے میں نے نکالے ہیں۔ افسوس ہے کہ آخری زمانہ میں جا کر عربوں میں سے بھی یہ مضمون مٹ گیا تھا۔ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عربی زبان کو اُمّ الالسنہ ثابت کرتے ہوئے پھر اس مضمون پر روشنی ڈالی اور اس طرح روشنی ڈالی ہے کہ ہمارے لئے گویا چودہ طبق روشن ہو گئے ہیں۔ ہزاروں ہزار مضامین اس ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے سکھائے ہیں۔ اور وہ مضامین ایسے ہیں کہ بعض دفعہ عرب بھی ان کو سن کر حیران رہ جاتے ہیں اور وہ پوچھتے ہیں کہ آپ نے یہ باتیں کہاں سے نکالی ہیں۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ اس علم کی بنیاد حضرت مسیح موعود نے رکھی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی بنیاد نہیں رکھی۔ بلکہ اس مضمون کی تکمیل فرمائی ہے۔ اس کی بنیاد ابتدائے اسلام میں رکھی گئی تھی۔ چنانچہ علامہ سکاکی نے بھی اپنی کتاب مفتاح العلوم میں اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اسی طرح ابن فارس نے بھی مخصص میں اس پر بحث کی ہے۔ ابن جنی اور ثعلبی وغیرہ نے بھی اس طرف اشارات کئے ہیں مگر ان لوگوں نے اس مضمون کو مکمل نہیں کیا صرف حضرت مسیح موعود ہی ایک ایسے وجود ہیں جنہوں نے موجودہ زمانہ میں اس مضمون کو وسیع کیا اور اس کو پایہ تکمیل تک پہنچایا ہے۔" (تفسیر کبیر جلد ۶ جزو ۴ حصہ ۳)

محمد ابراہیم خلیلی از ربوہ

---

# امراء و سیکرٹریان مال جماعتہائے احمدیہ ماہ کے اندر اندر اپنا بجٹ پورا کرنیکی طرف فوری توجہ فرمائیں!

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ۳۰ اپریل ۱۹۵۱ء کو ختم ہو رہا ہے۔ لیکن بعض جماعتوں کے ذمہ ابھی بجٹ کے مقابلہ میں کافی رقم بقایا ہیں۔ چونکہ اب سال ختم ہونے میں ایک ماہ بھی کم عرصہ رہ گیا ہے اس لئے جملہ امراء و سیکرٹریان مال کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اس ماہ کے اندر اندر اپنی پوری کوشش اور توجہ اس کام میں صرف کر دیں۔ تاکہ سال ختم ہونے پر جماعت کے کسی دوست کے ذمہ کوئی چندہ بقایا میں نہ رہے۔ ابھی وقت ہے کہ آپ اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے سال ختم ہونے سے پہلے پہلے جماعت کے ہر فرد سے بجٹ کے مطابق وصولی کا انتظام کر کے اپنے فرائض سے سبکدوش ہوں اور اپنے خدا کے حضور میں سرخرو ہوں۔

نظارت بیت المال

---

# تحریک جدید کی مطبوعہ کتب

(۱) تفسیر کبیر جلد اوّل (سورہ فاتحہ اور پہلے ۹ رکوع بقرہ) قیمت ۵-۸-۰

(۲) تفسیر کبیر جلد ششم جزو چہارم حصہ سوم (سورہ والعادیات تا سورہ کوثر) " ۶-۸-۰

(۳) تفسیر سورہ کہف " ۱-۸-۰

(۴) اسلام اور ملکیت زمین " ۲-۸-۰

(۵) [illegible] کا انگریزی ترجمہ ۱-۰-۰

ملنے کا پتہ:- وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ



---

# احمدی خواتین کا رسالہ مصباح

جیسا کہ تمام احمدی خواتین جانتی ہیں کہ ہمارا قومی آرگن رسالہ مصباح اسلامی معتقدات کو قائم کرنے اور طبقہ نسواں میں تعلیم احمدیت کو وسعت دینے اور وقت کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے جاری کیا گیا ہے۔

ماہ اپریل ۱۹۵۱ء کے رسالہ مصباح میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر دلپذیر جو کہ حضور اقدس نے کراچی کی لجنہ اماء اللہ ۱۹۵۰ء کے جلسہ میں فرمائی تھی شائع ہو رہی ہے۔ بہنوں کو چاہیے کہ وہ فاستبقوا الخیرات کے مطابق خود بھی مصباح کی خریداری کی سعادت حاصل کریں اور دوسری بہنوں کو بھی تحریک فرمائیں۔

نیز خریداران مصباح سے درخواست ہے کہ جلد سے جلد اپنے بقایاجات صاف کر کے آئندہ سال کا چندہ پیشگی ادا فرمائیں تاکہ رسالہ ان کو وی پی نہ کیا جائے۔ تمام اہل قلم بہنوں کو چاہیے کہ وہ ہمیں اپنی اپنی مفید معلومات سے مستفیض فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں۔

امۃ اللہ خورشید مدیرہ رسالہ مصباح ربوہ

روزنامہ — الفضل — لاہور

مورخہ ۱۴؍ اپریل ۵۱ء

# طاقت کا استعمال

(۲)

کل ہم نے مودودی صاحب کے رسالہ "جہاد فی سبیل اللہ" کے چند حوالے اور کوثر میں شائع شدہ ایک سوال وجواب نقل کرکے بتایا تھا۔ کہ مودودی صاحب کا نظریۂ اسلام تشددی ہے۔ آپ کے خیال میں بزور شمشیر حکومت پر قبضہ کرنا نہ صرف جائز ہے۔ بلکہ اسلامی حکومت قائم کرنے کے لئے جہاد فی سبیل اللہ کی یہ بھی ایک اہم صورت ہے۔ جناب امین احسن صاحب اصلاحی کے جواب سے بھی اس امر کی تائید ہوتی ہے۔ آپ صرف موجودہ حالات میں اس طریق کو استعمال کرنا مناسب نہیں خیال کرتے۔ آپ کا ارشاد ہے کہ

"ہمارے ملک کے اندرونی بین المملکتی اور بین الاقوامی حالات کا تقاضا یہ ہے کہ آئینی راستہ پر ہی چل کر کام کیا جائے"۔

آپ پاکستان میں بھی آئینی طریقوں کا استعمال صرف ضرورت وقت سمجھتے ہیں۔ اگر ملک کے اندرونی بین المملکتی اور بین الاقوامی حالات آپ کی دانست میں ایسے نہ ہوتے۔ جیسے کہ آج ہیں۔ تو آپ حکومت پر قبضہ کرنے کے لئے غیر آئینی طریقے یعنی طاقت کا استعمال کرنے سے کبھی گریز نہ کرتے۔

مودودی صاحب اور آپ کی جماعت کے نزدیک پاکستان کا موجودہ نظام سراسر باطل اور ظالمانہ نظام ہے۔ خود سوال مذکور اور جناب امین احسن صاحب اصلاحی کے جواب سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ اور آپ اس ظالمانہ نظام کو اگر آئینی طریقوں سے بدلنے پر مجبور ہیں۔ تو وہ حالات خاص کا تقاضا ہے۔ ورنہ جناب مودودی صاحب کا فتویٰ یہی ہے۔ کہ

"تلوار کے زور سے پرانے ظالمانہ نظام زندگی کو بدل دینا اور نیا عادلانہ نظام مرتب کرنا بھی جہاد ہے"۔

مودودی صاحب کا نظریہ صرف یہ نہیں ہے۔ کہ اگر تبلیغ سے کام نہ چلے تو تلوار اٹھانا چاہیئے۔ بلکہ آپ کا نظریہ یہ ہے۔ کہ ایک طرف تو جماعت اسلامی

"اپنے افکار و نظریات کو دنیا میں پھیلائے گی"

اور دوسری طرف

"اگر اس میں طاقت ہوگی۔ تو وہ لڑ کر غیر اسلامی حکومتوں کو مٹا دے گی۔ اور ان کی جگہ اسلامی حکومت قائم کرے گی"۔

مودودی صاحب کے خیال میں رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے قیصر و کسریٰ کے ساتھ ایسا ہی کیا تھا۔ کہ ایک طرف تو انکو تبلیغی خطوط لکھے

"مگر اس کا انتظار نہ کیا۔ کہ یہ دعوت قبول کی جاتی ہے یا نہیں۔ بلکہ قوت حاصل کرتے ہی رومی سلطنت سے تصادم شروع کر دیا۔ آنحضرتؐ کے بعد جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پارٹی کے لیڈر ہوئے۔ تو انہوں نے روم اور ایران دونوں کی غیر اسلامی حکومت پر حملہ کیا اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس حملہ کو کامیابی کے آخری مراحل تک پہنچا دیا۔" (رسالہ جہاد فی سبیل صفحہ ۲۸)

یہ نہ سمجھئے کہ مودودی صاحب کے خیال کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت شیخین رضی اللہ عنہما نے صرف قیصر و کسریٰ کے خلاف یہ پالیسی اختیار کی تھی۔ بلکہ آنحضرتؐ نے اسی طریقہ سے پہلے عرب پر اپنی حکومت قائم کی تھی۔ چنانچہ مودودی صاحب فرماتے ہیں:۔

"یہی پالیسی تھی۔ جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے بعد خلفائے راشدینؓ نے عمل کیا۔ عرب جہاں مسلم پارٹی پیدا ہوئی تھی۔ اسی کو پہلے زیر نگیں کیا۔"

اس کا مطلب جیسا کہ مودودی صاحب کی تحریر ول سے واضح ہوتا ہے۔ یہی ہے۔ کہ حضرت رحمۃ للعالمینؐ نے نعوذ باللہ تلوار اس لئے اٹھائی تھی۔ کہ عرب پر اپنی حکومت بزور قوت قائم کریں۔ یعنی دشمنانِ اسلام کا یہ اعتراض بالکل درست ہے۔ کہ مکہ میں تو آپ کمزوری کی وجہ سے حلیم الطبع تھے۔ مگر مدینہ میں جب طاقت حاصل ہوگئی۔ متشددانہ طریقوں پر اتر آئے۔

اس کو جانے دیجئے۔ ہم یہاں صرف اس قدر بتانا چاہتے ہیں۔ کہ مودودی صاحب کے خیال کے مطابق اسلامی جہاد میں یہ بھی شامل ہے۔ کہ اپنے ملک میں بھی خواہ حکومت مسلمانوں ہی کی کیوں نہ ہو۔ اگر ان کے خیال میں وہ ظالمانہ اور غیر اسلامی اصولوں پر چل رہی ہے۔ تو تشددی ذرائع سے انقلاب برپا کرکے حکومت پر قبضہ کر لینا اسلامی پارٹی کا فرض ہے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتی۔ تو وہ اپنا فرض ادا نہیں کرتی کیونکہ

"کسی جماعت کے صادق ہونے کا واحد معیار یہی ہے۔ کہ وہ جس مسلک پر اعتقاد رکھتی ہے اس کو حکمران بنانے کے لئے جان و مال سے جہاد کرے۔ اگر تم مسلک مخالف کی حکومت کو گوارا کرتے ہو۔ تو یہ اس بات کی قطعی دلیل ہے۔ کہ تم اپنے اعتقاد میں جھوٹے ہو۔" (رسالہ جہاد فی سبیل اللہ)

یہ طاقت پرستی کا جزل اصول ہے۔ جو مودودی صاحب دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اور یہی اصول ہے جس پر ان کے خیال میں اسلامی پارٹی کو بھی کاربند ہونا چاہیئے۔ آئینی طریقے محض استثنائی ہیں۔ اصول نہیں ہیں۔ بنیادی اصول تلوار ہے اور صرف تلوار۔ گویا انسان کا کام ہی ایک دوسرے کے خلاف تلوار چلانا ہے۔ ایک نظریہ گھڑا چند لوگوں کو اپنے ساتھ ملایا۔ اور طاقت حاصل کرنے کی کوشش شروع کر دی۔ جب طاقت حاصل ہوگئی۔ تو حکومت پر حملہ کر دیا۔ اور بزور اس پر قبضہ کرکے اپنا نظریہ محکوموں پر ٹھونس دیا۔ یعنی

طاقت ہی حق ہے۔

اور

حق کوئی طاقت نہیں

یہ لادینی نظریہ ازمنہ وسطیٰ میں مغرب میں ابھرا تھا۔ اشتراکیت۔ فاشزم اور دوسری تمام لادینی اور ملحد تحریکیں اسی نظریہ پر پرورش پاتی رہی ہیں۔ اور آج ہم جو کچھ دنیا میں مختلف اقوام کی جنگ زرگری اور اسکی تباہیاں دیکھ رہے ہیں۔ اسی اصول کی مرہون منت ہیں۔ مودودی صاحب نے بھی ایک نظریہ انہی لادینی تحریکوں کے لٹریچر سے ماخوذ کیا ہے۔ اور قرآن کریم کی مقدس آیات سے ٹکڑے علیحدہ کرکے اس کو اسلام میں ٹھونسنے کی کوشش فرمائی ہے۔

ہم نے الفضل میں بارہا یہ حقیقت واضح کی ہے۔ کہ جن آیات کے ٹکڑوں سے مودودی صاحب قرآن کریم سے اپنا یہ لادینی نظریہ ثابت کرتے ہیں۔ اگر ان کو ان کے سیاق و سباق میں رکھا جائے تو وہیں آپ کی تردید موجود ملے گی۔ یہ ایک فتنہ ہے جو الحادی تحریکیں خاص کر اشتراکیت دوسرے ممالک پر قبضہ کرنے کے لئے اٹھاتی ہے۔ چنانچہ لینن ملکی حکومت سے [illegible] پرولتاریہ کی وطنی دشمنوں کے خلاف جنگ کو تو ناجائز قرار دیتا ہے۔ مگر اپنے ہی وطن کی بورژوا طاقت کے خلاف ان کی جنگ کو مبنی برصداقت سمجھتا ہے۔ یعنی اپنی وطنی حکومت پر بزور شمشیر قبضہ کرنا جائز ہے۔ خواہ اس کے لئے کتنے ہی اہل وطن کا خون بہانا پڑے۔ جب تک پرولتاریہ میں اتنی طاقت پیدا نہ ہو۔ وہ آئینی طریقوں کو استعمال کرے۔ مگر جونہی طاقت پیدا ہو جائے۔ تہس نہس کر دے۔ اسی اصول کے مطابق پہلے روس میں اشتراکی حکومت قائم کی گئی ہے۔ اور پھر اس کو تمام دنیا میں روس کا غلام بنانے کے لئے عالمگیر انقلاب کا ذریعہ بنایا جا رہا ہے۔

یہی نظریہ ہے۔ جو مودودی صاحب اسلام میں لانا چاہتے ہیں۔ اسی نظریہ کے لئے آپ نے صدر اول کی مقدس تاریخ کو بھی مسخ کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔ اور اسی نظریہ کی خاطر آپ نے قرآن کریم کی آیات کی معنوی تحریف کی ہے۔ اور انسان حیران ہو کر پکار اٹھتا ہے ؎

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

ایسی تحریک کسی ملک کے لئے کتنی خطرناک ہے۔ اس کا اندازہ کیجیئے۔ (باقی)

---



---

## جوشِ تبلیغ

(از حسن رہتاسی صاحب مرحوم)

کمربستہ رہِ حق میں علم بردوش ہو جاؤ
زبان تبلیغ پر کھولو سراپا جوش ہو جاؤ

مگر یہ جوش جوشِ نفس سے بالکل مبرّا ہو
نہیں تو اس سے بہتر ہے حسنؔ خاموش ہو جاؤ

خدا کی راہ میں دریا صفت بہتے چلے جاؤ
ہر اک رنج و الم جور و جفا سہتے چلے جاؤ

کناروں تک زمیں کے گر تمہیں تبلیغ کرنا ہے
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کہتے چلے جاؤ

(مرسلہ سید محمود احمد کلاتھ ہاؤس جہلم)

---

# اسلامی شعار کی اہمیت

## اسلام نے ظاہر سے تعلق رکھنے والے احکام کیوں صادر کئے ہیں؟

(از مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔ اے)

ظاہر سے تعلق رکھنے والے بعض امور کے متعلق جنہیں ہم اسلامی شعار کا نام دیتے ہیں۔ اسلام نے کیوں احکام صادر فرمائے ہیں؟ اس سوال کا جواب یہ ہے۔ کہ اول چھوٹے چھوٹے امور میں ہمیں احکام دیئے گئے ہیں۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت کو ہمارے سامنے رکھا گیا ہے۔ مثلاً ڈاڑھی رکھنا۔ دائیں ہاتھ سے کھانا۔ ہر چیز کو دائیں طرف سے شروع کرنا وغیرہ وغیرہ۔ یہ اس لئے کہ اس نظام ظاہری اور باطنی کے ذریعہ سے ہمارے اندر ایک خاص قسم کی یکرنگی اور اتحاد پیدا ہو۔ کیونکہ ظاہر کا اثر باطن پر پڑتا ہے۔ مثلاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ نماز پڑھتے ہوئے اپنی صفوں کو سیدھا کر لیا کرو۔ ورنہ تمہارے دل ٹیڑھے ہو جائیں گے۔ یعنی اگر ان ظاہری باتوں میں تم یک رنگ نہ ہو گے۔ تو تمہاری باطنی یکرنگی باطنی اتحاد اور محبت والفت بھی جاتی رہے گی۔ پس اسلام نے ہمارے ظاہری اطوار اور عادات کو یک رنگ بنانے کی کوشش کی ہے۔ اور ظاہری یک رنگی سے بھی آپس میں محبت والفت بڑھتی ہے۔ اسی لئے بعض کالجوں نے اپنی اپنی وردیاں یعنی خاص قسم کا لباس طلباء کے لئے مقرر کیا ہوا ہے۔ کہ طلباء کالج میں وہ لباس پہن کر آئیں۔ کیونکہ اس ظاہری یک رنگی کا باطن پر نہایت گہرا اثر پڑتا ہے۔ اسلام نے بڑے اور چھوٹے دونوں قسم کے احکام سے اس مقصد کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔

دوسری وجہ چھوٹے چھوٹے امور میں احکام دینے کی یہ ہے۔ کہ ہم اپنا ہر کام پہلے سے تیار کردہ ارادے کے ماتحت کریں۔ تاکہ ہماری قوت ارادی ترقی کرے۔ اور ہمیں مکمل طور پر منظم اور منضبط زندگی گذارنے کی عادت ہو۔ اگر ہماری ٹریننگ اس قسم کی ہو۔ کہ ہم اپنے اکثر کام غیر ارادی طور پر کرتے ہوں۔ تو یہ سستی اور غفلت ہمارے بڑے کاموں پر بھی اثر انداز ہو گی۔ لیکن جو قوم چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی ایک نظام اور ضبط پیدا کرنے کی کوشش کرتی ہے وہ اپنے اندر ایک بارودی طاقت بھر لیتی ہے۔ اور اسکی قوت ارادی کے مقابلہ میں دنیا کی کوئی قوم نہیں ٹھیر سکتی۔ پس مومن کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس کے چھوٹے چھوٹے کام بھی ایک سوچے سمجھے ہوئے ارادہ کے ماتحت ظہور پذیر ہوں۔ تا اس کے اندر بے پناہ قوت ارادی پیدا ہو جائے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ الدنیا سجن للمومن و جنۃ للکافر۔ یعنی مومن کی ہر چیز خدا اور اس کے رسول کے احکام کی قیود سے مقید ہوتی ہے۔ اور کافر مادر پدر آزاد زندگی بسر کرتا ہے۔ لیکن چونکہ یہ قید محبت کی قید ہے۔ اور یہ زنجیریں محبوب کی طرف سے عائد کردہ ہیں۔ اس لئے مومن اس قید کو محسوس نہیں کرتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہامی شعر ہے کہ ؎

گر قضا را عاشقے گردد اسیر
بوسد آں زنجیر را کز آشنا (تذکرہ ص ۳۰۱)

یعنی اگر قضا وقدر سے کوئی عاشق کبھی قید میں پڑ جائے۔ تو وہ اس زنجیر کو چوم لیتا ہے۔ جو آشنا اور دوست کی طرف سے ہوتی ہے۔ بلکہ یہ چھوٹے چھوٹے احکام اور چھوٹی چھوٹی پابندیاں تو ایک طرف رہیں۔ مومن تو ان مصائب کی برداشت میں بھی لذات محسوس کرتا ہے۔ جو اسے خدا کی خاطر برداشت کرنی پڑتی ہیں۔

مومن کے لئے یہ چھوٹی چھوٹی پابندیاں بوجھ کا باعث تو نہیں ہوتیں۔ ہاں ان کے ذریعہ سے اسے ضبطِ نفس کی عادت پڑتی ہے۔ ان کے ذریعہ سے اسکی قوت ارادی ترقی کرتی ہے۔ درحقیقت ضبطِ نفس کی حقیقی مشق چھوٹے احکام کے ذریعہ سے ہی ہوتی ہے۔ بڑے بڑے احکام تو اتنے اہم اور اتنے نمایاں ہوتے ہیں۔ کہ موٹے سے موٹے ایمان والا انسان بھی انہیں نظر انداز نہیں کر سکتا۔ لیکن حقیقی ٹریننگ چھوٹے احکام کے ذریعہ ہی ہوتی ہے۔ اور ان کے ذریعہ ہی اطاعت کا مادہ زیادہ سے زیادہ ترقی کرتا ہے۔ اور ان چھوٹی چھوٹی روحانی ورزشوں سے ہی ہمارا دم یعنی STAMINA مضبوط ہو جاتا ہے۔ اور ہم لمبی مسافتوں کو طے کرنے پر قدرت حاصل کرتے ہیں۔

تیسری وجہ ان چھوٹے چھوٹے اور ظاہری احکام کی یہ ہے۔ کہ ان کے ذریعہ ہر دم ہی ہمارے دلوں میں خدا اور اس کے رسول کی یاد تازہ ہوتی رہتی ہے۔ یہ جذبہ کہ یہ کام بھی ہم خدا اور اس کے رسول کی خاطر اور ان کے احکام کے مطابق کر رہے ہیں۔ ہمارے اندر خدا اور رسولؐ کی محبت کو زیادہ کرتا ہے۔ اور جوں جوں انسان اللہ تعالےٰ کے عشق میں ترقی کرتا ہے۔ توں توں وہ خدا کی خاطر اپنی رہی سہی آزادی کو بھی قربان کرنے کی فکر میں رہتا ہے۔ یہ وہ غلامی ہے۔ کہ جس کی لذت دنیا کی سب لذتوں سے بڑھ کر ہے۔

اسلام نے ہماری زندگیوں کا مقصد ہی عشق جاودانی کا حصول قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ کہ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ (الذاریات ع ۳) کہ میں نے جن وانس کو اپنی محبت اور غلامی میں محو ہو جانے کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور مومنوں کے متعلق فرماتا ہے۔ کہ والذین اٰمنوا اشد حبًا للہ (البقرہ ع ۲۰) کہ مومنوں کی اللہ تعالیٰ سے محبت دنیا کی سب محبتوں سے بڑھ کر ہوتی ہے۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے۔ کہ محبت کا خمیر اللہ تعالےٰ نے فطرت انسانی میں اپنے لئے ہی رکھا ہے۔ نادان انسان حقیقی راستہ سے بھٹک جاتا ہے۔ اور اپنا نام زمرۂ ضالین میں لکھا لیتا ہے۔ لیکن بعض خوش قسمت اپنے اس فطرتی جذبے کو محبوب حقیقی کے لئے ہی وقف کرتے ہیں۔ اور منزل مقصود تک پہنچ جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی مضمون کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ؎

تو نے خود روحوں پہ اپنے ہاتھ سے چھڑکا نمک
اس سے ہے شورِ محبت عاشقانِ زار کا

پس آزادی اور ضمیر کی حریت کا تو سوال ہی نہیں۔ ہمیں کوشش اور دعا کرنی چاہیئے۔ کہ ہم مقامِ عشق پر کھڑے ہو جائیں۔ ایک عاشق تو اپنی رہی سہی آزادی کو بھی محبوب کے اشارہ پر قربان کرنا چاہتا ہے۔ کجا یہ کہ وہ اپنی آزادی اور حریت ضمیر اور پابندیوں کی شکایت کا راگ الاپنے لگے۔

میں نے اوپر بیان کیا ہے۔ کہ ظاہر سے تعلق رکھنے والے یہ احکام ہمارے اندر ایک یک رنگی پیدا کر دیتے ہیں۔ کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ یک رنگی کی ہمیں ضرورت نہیں۔ اگر ہمارے اندر یک رنگی نہ بھی ہو۔ تو بھلا کونسا نقصان ہو سکتا ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ انسانی سوسائٹی میں بہت سے جھگڑے اور فسادات اسی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ کہ ایک انسان دوسرے سے یکرنگ نہیں ہوتا۔ افراد ایک دوسرے کے نقطۂ نظر کو ایک دوسرے کے افعال وکردار کی حقیقت کو نہیں سمجھ سکتے۔ عادات واطوار کا یہ اختلاف ہمارے اندر تنازعات اور جھگڑے پیدا کرنے کا موجب بن جاتا ہے۔ پس جس حد تک زیادہ سے زیادہ قوم وملت میں یکرنگی پیدا ہو سکتی ہو۔ پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ قومی اتحاد واتفاق اور باہمی محبت والفت کا راز اس میں مضمر ہے۔ یہ چھوٹے چھوٹے احکام ہی امیر وغریب۔ آقا وغلام۔ قوی وناتواں کو ایک ہی لڑی میں پرو دیتے ہیں۔ اور اس طرح سے اختلافات کے مواقع کم سے کم تر ہو جاتے ہیں۔ فوج میں ہر چیز میں یکرنگی اسی حکمت کی وجہ سے پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

### اسلامی شعار سے کیا مراد ہے؟

اس عام بحث کے بعد اب میں اسلامی شعار کے بعض مخصوص ارکان کو ایک ایک کر کے لیتا ہوں۔ اور ان پر اپنے خیالات کا اظہار کرتا ہوں۔ شعار عربی زبان کا لفظ ہے۔ اس کی جمع شعر و اشعِرۃ ہے۔ شعار کے معنے جسم کے ساتھ لگے ہوئے کپڑے اور مخصوص نشان کے ہیں۔ اسلامی شعار سے عموماً مراد وہ لباس یا مخصوص ہیئت یا بعض مخصوص اطوار اخلاق و عادات ہیں۔ جو ظاہر سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور جن کا مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے۔ یا جو مسلمانوں کی مخصوص نشانی بن گئے ہیں۔

یہ کہنا کہ فلاں امر اسلامی شعار کے خلاف ہے۔ اسکی مندرجہ ذیل صورتیں ہو سکتی ہیں:۔

(۱) شریعت نے اس کے خلاف نصوص صریحہ کے ذریعہ احکام صادر کئے ہوں۔

(۲) لباس اور ظاہری باتوں سے تعلق رکھنے والی ایسی باتیں جو حقیقی اسلامی روح کے منافی ہوں۔ خواہ نصوص صریحہ میں ان کا ذکر نہ ہی ہو۔

(۳) ایسی باتیں جنہیں اسلام کے بزرگوں نے ناپسند کیا ہو۔ یا ان کا متفقہ نمونہ ان کے خلاف ہو۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین۔ یعنی تم پر لازم ہے کہ میری سنت پر عمل کرو۔ اور ان خلفائے راشدین کی سنت پر عمل کرو۔ جو خدا کی طرف سے ہدایت دیئے جاتے ہیں۔

اور اس سے یہ بھی قیاس کیا جا سکتا ہے۔ کہ تمام وہ بزرگ جو مھدیین کے لفظ کے نیچے آ سکتے ہیں۔ جن کے متعلق ہم خیال کر سکتے ہوں۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہدایت یافتہ ہیں۔ ان کی پسند اور ناپسند اور طریق عمل بھی ان امور میں کافی وزن رکھتی ہیں۔

اسی طرح مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے صحابہ رضؓ کے متعلق فرماتے ہیں۔ کہ اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم۔ یعنی میرے صحابہ رضؓ ستاروں کی مانند روشنی کا سامان پیدا کرنے والے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کسی نہ کسی رنگ میں تمہارے لئے مشعل راہ ہے۔ جس کی رہنمائی سے تم ہدایت حاصل کر سکتے ہو۔ اسی طرح فرماتے ہیں۔ کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل۔ میری امت کے علماء ربانی بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہیں۔

پس جو امور خلفائے راشدین اور ان کے تابع دوسرے ایسے بزرگ جو مھدیین کے زمرہ میں شامل ہو سکیں۔ مثلاً مجددین۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم علماء ربانی کے ارشادات اور ان کی سنت کے خلاف ہوں۔ اور ان کی نگاہوں میں ناپسندیدہ ہوں۔ وہ بھی اسلامی شعار کے خلاف سمجھے جائیں گے۔ کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں۔ جو حقیقی اسلامی روح کے حامل ہیں (باقی)

(ماخوذ از رسالہ المنار لاہور)

---

### تقرر نائب امیر جماعتہائے احمدیہ مشرقی پاکستان

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مکرم مولوی محمد عبد الحفیظ صاحب کا تقرر بطور نائب امیر جماعتہائے احمدیہ مشرقی پاکستان ۳۰ شہادت/اپریل ۱۳۳۲ ہش / ۱۹۵۳ء تک منظور فرمایا ہے۔ جماعتہائے متعلقہ نوٹ فرمالیں۔ (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ (پاکستان))

# جماعت احمدیہ اور احرار

از مکرم (ڈاکٹر) قاضی محمد بشیر صاحب کوروال ضلع سیالکوٹ

(۲)

عقلی اور نقلی اور عملی اور نظری ہر رنگ میں جماعت احمدیہ کا اشاعت اسلام کا پاکیزہ نصب العین اور مسلمانان عالم کی قومی و ملی خدمات کا سرانجام دینا ظاہر و باہر ہے۔ مگر صد حیف! یہ بغض سے بھرے ہوئے احراری ہمیشہ ہی اپنی تقریروں اور تقریروں اور تحریروں میں وہ گند اچھالتے رہتے ہیں۔ جس پر شرافت ماتم کرتی ہے۔ اور جب بھی ان میں سے کسی کا روئے سخن جماعت احمدیہ کی طرف ہوتا ہے۔ تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ کذب و افترا۔ جھوٹ اور بہتانوں کا ایک بے پناہ اور موجیں مارتا ہوا سمندر امڈا چلا آرہا ہے۔ جس کی زد میں شرافت و تہذیب۔ اور امانت و دیانت۔ اخلاق و مدارات خس و خاشاک کی طرح بہے چلے جا رہے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ اسوقت ہر جھوٹ میں دنیا ان کی ہمنوا ہے۔ مگر ہر وہ شخص جسے مرنا یاد ہے۔ ان کی تحریروں و تقریروں کو جھوٹ کا پلندا سمجھتا ہے۔

مجلس احرار کیا ہے۔ یہ تو ایک لمبی داستان ہے۔ ان لوگوں نے کس طرح مسلمانوں کی جیبوں پر ڈاکے ڈالے۔ یہ بھی کبھی فراموش نہیں ہو سکتے جماعت احمدیہ اور ان کی کارگزاری کے متعلق تو چند اغیار کی شہادات آپ پہلے پڑھ چکے ہیں اب ذرا لگے ہاتھوں احرار کے متعلق بھی بعض شہادات سن لیجئے۔ کیونکہ ؎

تا بنو دے در مقابل روئے مکروہ و سیاہ

کس چہ مے داند جمال شاہد گلفام را

جماعت احمدیہ کی عظیم الشان اور پاکیزہ خدمات اسوقت تک نمایاں نہ ہوں گی۔ جب تک ان کے مد مقابل کا مکروہ اور گھناؤنا چہرہ اور ملت اسلامیہ سے غداری بھی سامنے نہ آ جائے۔ تاحق پسندوں کے لئے حقیقت میں امتیاز کرنے میں دقت نہ ہو۔

"یہ بات ہر مسلمان کی توجہ کے قابل ہے کہ دعوےٰ تو ہے اسلامیت کا (یعنی احرار کا۔ ناقل) دعویٰ تو اسبات کا کہ احرار مسلمانوں کے خادم ہیں۔ لیکن جب مسلمانوں کو اتحاد کی دعوت دی جائے۔ تو جھٹ آہ و فغاں برپا کر دیتے ہیں۔ مسلمانوں کے ساتھ جائز اسلامی حقوق اور ان کے لئے وحدت عمل کی تشکیل بھی گوارا نہیں۔ لیکن کانگرس سے ہزار اختلاف ہوں تو ان کے باوجود اسکی صحبت میں بلا تکلف شرکت ضروری ہے۔ گویا ان کے لئے وہ تو منظور ہے۔ مسلمانوں کے لئے قطعاً نامنظور نہیں۔ کیا اچھی اسلامیت ہے۔ اور کیا اچھی اسلام پرستی ہے۔"

(انقلاب ۱۳ جنوری ۱۹۳۶ء)

اس میں احرار کے چند مشہور اوصاف بیان کئے ہیں:۔

(۱) صرف اسلامیت کا دعوےٰ ہے۔ جس کا عملی دنیا میں کوئی ثبوت نہیں۔

(۲) مسلمانوں کے ساتھ احرار کبھی اتحاد عمل نہیں فرماتے۔

(۳) مسلمانوں کے مقابلہ میں غیروں سے مخالطت و مدارات رکھنا ان کا پرانا شعار ہے۔

اسلامی لٹریچر کا معمولی مطالعہ رکھنے والا انسان بھی فوراً یہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ ان صفات والے لوگوں کو اسلامی اصطلاح میں کیا کہا جاتا ہے۔ اور دینی معاملہ میں ان کی شہادت کس حد تک قابل اعتبار ہے۔

پھر انہی احراریوں کا سیاسی عقیدہ اس طرح بیان کیا جاتا ہے۔

"ان لوگوں کی (احراریوں کی۔ ناقل) حالت نہایت عجیب ہے۔ کبھی گاندھی کو اپنا امام بناتے ہیں کبھی نہرو کی رپورٹ کو صحیفہ آسمانی سمجھ لیتے ہیں۔ کبھی مالوی کی نام نہاد دعوت اتحاد پر بھاگے ہوئے پہنچ جاتے ہیں کبھی نارا سنگھ کی تعریفیں اخبار میں چھاپتے ہیں۔ اور کبھی "سول" کے نامہ نگار کی ہم آہنگی پر فخر کرنے لگتے ہیں۔ منفق نہیں ہوتے۔ تو مسلمانوں سے ہی نہیں ہوتے۔ اور ہوں بھی کیونکر۔ جب ان کا سیاسی عقیدہ و ایمان یہی ہے کہ مسلمانوں کے درمیان اتحاد قطعاً ناجائز ہے" (انقلاب ۱۷ جنوری ۱۹۳۶ء)

پھر آگے لکھا ہے:۔

ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ مسلمانوں کی کوئی جماعت نہیں۔ جس پر احرار کو حسن ظن ہو۔ مسلم کانفرنس مسلم لیگ۔ انجمن حمایت اسلام۔ مجلس اتحاد ملت۔ ادارہ خاکساران۔ جمعیۃ العلماء ہند آزاد مسلم پارٹی۔ مجلس خلافت۔ غرض ہندوستان بھر میں ایک جماعت بھی ایسی نہیں ہے۔ جو احرار اسلام کے حملوں سے بچی ہوئی ہو۔ کیا مسلمان احرار سے یہ کبھی دریافت نہ کریں گے کہ تم ایمانداری

اور قوم پرستی کے اجارہ دار کہاں سے بن گئے کیا دنیا میں ایک تمہیں ہی رہ گئے ہو۔ باقی سب کے سب کافر ہیں" (انقلاب ۱۷ جنوری ۱۹۳۶ء)

سید حبیب صاحب ایڈیٹر سیاست روزنامہ سیاست ۱۸ جون ۱۹۳۶ء میں فرماتے ہیں:۔

"سید عطاء اللہ شاہ صاحب احراری (بخاری کہنا سادات بخارا کی توہین ہے) عامیانہ مذاق کے آدمی ہیں۔ وہ بازاری گالیاں دینے میں مشاق ہیں۔ اس لئے عام آدمی ان کی تقریر کو گھنٹوں اس طرح ذوق و شوق سے سنتے ہیں۔ جس طرح وہ میراثیوں اور ڈوموں کی سنتے رہتے ہیں۔ ہماری اس رائے کی تائید اس جج نے بھی کی ہے جس نے قادیان والے مقدمہ میں عطاء اللہ شاہ احراری کی سزا کو برائے نام باقی رہنے دیا"

پھر اخبار احسان جس نے احرار کو بام عروج پر چڑھانے کے لئے اپنے اخبار کے صفحات مدتوں وقف کئے رکھے۔ ان کے اندرونہ سے واقفیت ہونے پر لکھنے پر مجبور ہوا:۔

"مجلس احرار کے سالک و عادی کی حیثیت خالی خولی لفافے کی سی ہے اور اس مجلس کے کرتا دھرتا لوگوں کے اقوال افعال ہر لحاظ سے پایۂ اعتبار سے ساقط ہیں اس حالت میں ہم مسلمانوں کو ٹھگوں کی اس ٹولی اور چوروں کی اس جمعیت سے بچنے کی تلقین کریں گے۔ جو بظاہر اسلام پرستی اور حریت نوازی کے بلند بانگ دعاوی کرتی ہے۔ لیکن در اصل عوام کالانعام کی طرح غرض پرستیوں کی اسی دلدل میں پھنسی ہوئی ہے جس کی لازمی خصوصیات سرکار کی کاسہ لیسی کی مٹی اور برادریوں کے نام پر حصول عز و جاہ کی خواہش کا پانی ہے"

(احسان ۲۰ فروری ۱۹۳۶ء)

مندرجہ بالا چند شہادات بطور مشتے نمونہ از خروارے کا مصداق ہیں۔ ورنہ اس فرقہ کی کارگزاریوں کی تفصیل تو بہت لمبی ہے۔ لیکن بہرحال ان سے یہ واضح ہے کہ ایسی عالی اور دراز اخلاق جماعت جماعت احمدیہ کا کیا مقابلہ کر سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ہمیشہ ناکام رہی ہے۔ اور اپنی اس ناکامی و نامرادی کو وہ کئی بار برملا بھی کہہ چکے ہوں۔ اعتراف شکست ان کے دماغوں پر مستولی ہے اور چار و ناچار ان کی قلموں سے نکل ہی جاتا ہے۔ چنانچہ مظہر علی صاحب اظہر یکم فروری ۱۹۳۶ء کے "مجاہد" اخبار میں لکھتے ہیں:۔

"کافی انتظار کے بعد میں نے ضروری سمجھا ہے۔ کہ اپنے کارکنوں اور ہمدردوں سے آج کچھ گذارش کروں۔ تاکہ وہ عین خطرہ کے وقت میں محض اس لئے خواب خرگوش میں مبتلا نہ ہوں کہ ہم کامیاب ہو چکے ہیں۔ مخالف جماعت کے پاس زر اور زور سب کچھ موجود ہے۔ اس کو ایسے حلیف ملے ہیں۔ جو ہر حال میں اس کا ساتھ دیں گے"۔

پس احراری اپنی شکست کا اعتراف کرتے ہیں۔ مگر وہ مسلمانوں میں اپنی ہستی کے قیام کے لئے جماعت احمدیہ کی مخالفت کو ہی کامیاب حربہ سمجھتے ہیں جس سے وہ زندہ رہ سکتے ہیں۔ جب بھی احرار کی کشتی حیات منجدھار میں ڈوبنے لگتی ہے۔ تو وہ جماعت احمدیہ اور اس کے مقدس امام کو گالیاں دے کر اپنی معیشت کے سامان بہم پہنچا لیتے ہیں۔ پھر کچھ دن گذرتے ہیں ان کی زندگی کا چراغ۔ چراغ سحری کی طرح ٹمٹمانے لگتا ہے۔ تو پھر اپنے پروگرام کی طرف لوٹتے ہیں۔ جس کے ذریعہ وہ لوگوں کی جیبیں خالی کرا سکیں۔

کاش ہمارے یہ غلطی خوردہ بھائی خشیت اللہ سے کام لیں۔ انسان پر تو اپنے گناہوں کا ہی بوجھ بہت ہوتا ہے۔ کجا یہ کہ وہ دوسروں کے بوجھ بھی اٹھائے۔ کاش یہ کبھی تو سمجھیں۔ کہ زندگی ایک عارضی اور فانی زندگی ہے۔ اور آخر ایک لازوال ہستی کے سامنے ہم نے جواب دینا ہے۔ جہاں ہر عضو انسانی اپنے مالک کے خلاف گواہی دینے کو تیار ہوگا۔ مخالفت انبیاء کا بار بہت عظیم ہے اور ان کے کندھے نازک۔ کاش وہ اسے ترک کر دیں۔ کاش وہ مسیح موعود کی غلامی کو اپنے لئے موجب فخر سمجھتے۔ ہم آج بھی ان سے مایوس نہیں اور کبھی بھی مایوس نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ انہیں میں سے سعید روحوں کو لا رہا ہے اور لاتا رہیگا۔ اے زمرۂ احرار خوب یاد رکھو۔ ہم اس یقین اور بصیرت سے بھرے ہوئے ہیں۔ کہ ہم نے ساری دنیا پر چھانا ہے۔ اور ضرور چھانا ہے۔

"بے شک اس وقت ہم کمزور ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ ہم نے دنیا پر چھانا ہے اور ہم جانتے ہیں۔ کہ دنیا کی حفاظت ہمارے ذریعہ ہو گی۔ اگر ہم اس دعوے میں جھوٹے ہیں تو زمانہ اسے ظاہر کر دیگا۔ اور اگر سچے ہیں تو بھی ظاہر کر دے گا۔ اور ظاہر کر بھی رہا ہے۔ ہماری جماعت پچاس سال کا عرصہ گذر چکا ہے۔ ہماری کیا کیا مخالفتیں نہیں کی گئیں۔ اور ہمارے خلاف کیا کیا شرارتیں نہیں ہوئیں۔ مگر ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔"

([illegible] ۳۱ جنوری [illegible] الفضل ۱۰ مارچ ۱۹۳۶ء)

# جماعت احمدیہ کا ایک نہایت اہم فرض



سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز تفسیر کبیر میں سورۃ القریش میں ذکر فرماتے ہیں کہ :۔

"مکہ کے لوگوں کے حالات سے مقابلہ کر کے دیکھو۔ وہ لوگ مشرک تھے لیکن ان میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت بننے کی قابلیت خدا تعالےٰ پیدا کر رہا تھا۔ یہ کتنی بڑی قربانی ہے کہ وہ مکہ سے کچھ فیصلہ پر خیمے لگا لیتے اور اپنے بیوی بچوں سمیت وہیں بھوک سے تڑپ تڑپ کر مر جاتے۔ مگر مکہ کو نہ چھوڑتے تھے اور نہ دوسرے لوگوں سے سوال کرتے۔ اس سے ایک طرف تو ان کے جوش کا پتہ لگتا ہے جو ان کے دلوں میں خانہ کعبہ کی خدمت کے متعلق تھا۔ اور دوسری طرف ان کی قناعت کا بھی اظہار ہوتا ہے کہ وہ لوگوں پر بار نہیں بنتے تھے۔ کسی سے کچھ مانگتے نہیں تھے۔ الگ تھلگ ایک خیمہ میں پڑے رہتے اور وہیں سب کے سب مر جاتے۔

میں سمجھتا ہوں۔ ہماری جماعت جو اس امر کی مدعی ہے کہ وہ خدا تعالےٰ کی نازل کردہ تعلیم پر ایمان رکھتی اور اس کے نور کی حامل ہے۔ اس کے افراد کو بھی اس سے سبق حاصل کرنا چاہیئے خصوصاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد اور آپ کے خاص اتباع کی اولاد کو میں ان کے اس فرض کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔

میں دیکھتا ہوں کہ دین کے لئے قربانی اور ایثار کا وہ مادہ ابھی تک ان میں پیدا نہیں ہؤا۔ جو احمدیت میں داخل ہونے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے کے بعد ان میں پایا جانا چاہیئے تھا۔ ان کا قدم نہایت سست ہے۔ اور ان کے اندر قربانی اور ایثار کا مادہ ابھی بہت کم ہے۔ یقیناً اس معیار کے ساتھ ہم کبھی بھی دنیا پر غالب نہیں آسکتے جب تک ہم میں سے ہر ایک شخص یہ نہیں سمجھ لیتا کہ وہ غرض جس کے لئے وہ اس سلسلہ میں داخل ہؤا ہے اور وہ مقصد جس کے لئے اس نے بیعت کی ہے۔ وہ دوسری تمام اغراض اور دوسرے تمام مقاصد پر مقدم ہے۔ اس وقت تک یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس نے اپنے ایمان کا کوئی اچھا نمونہ دکھایا ہے۔ بلکہ میرے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد کے لئے تو ایسے کام کرنا جن سے دین کی خدمت میں روک پیدا ہو قطعی طور پر ناجائز ہے اور اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ ایسا ہی دنیادار شخص ہے جیسے کوئی اور

لیکن دوسروں کو بھی سمجھ لینا چاہیئے کہ ان کے اندر یہ مادہ ہونا چاہیئے کہ جب دین کی طرف سے آواز آئے وہ اپنے تمام کام کاج چھوڑ کر فوراً چلے آئیں۔ اور اپنے آپ کو دینی خدمات میں مشغول کر دیں۔ اب اگر وہ دنیا کا کام کرتے ہیں تو اس لئے کہ ابھی دین کو ان کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ لیکن اگر ضرورت پیش آجائے تو پھر ان کو یاد رکھنا چاہیئے۔" کہ :۔

بیعت کے وقت انہوں نے یہ عہد کیا تھا۔ کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ اس دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد کے آخر کوئی معنی تو ہونے چاہئیں۔ اس کے تم کوئی ادنےٰ سے ادنےٰ معنی کر لو۔ آخر کسی نہ کسی چیز کو تمہیں بہر حال اپنے کاموں پر مقدم رکھنا پڑے گا۔ اگر اس عہد میں تم مال شامل کرو تو تمہیں مال پر دین کو مقدم رکھنا پڑے گا اگر جان شامل کرو تو تمہیں جان پر دین کو مقدم رکھنا پڑے گا اگر خدمت شامل کرو تو تمہیں ہر قسم کی خدمت پر دین کو مقدم رکھنا پڑے گا۔ بہر حال کوئی نہ کوئی مفہوم تمہیں اس اقرار کا تسلیم کرنا پڑیگا۔

اور جب یہ اقرار ہر احمدی نے کیا ہے تو ہماری جماعت کے افراد کو سوچنا چاہیئے کہ اس اقرار کے بعد وہ کیا کر رہے ہیں۔ ان کا دعویٰ یہ ہے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہیں مگر سوال یہ ہے کہ :۔

کیا ایسے احمدی موجود ہیں۔ جو سو میں سے ۵۱ روپیہ دین کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ مقدم کے معنی تو یہ ہوتے ہیں کہ میں اور کاموں پر اس کو ترجیح دیتا ہوں۔ اگر انہیں اپنے اخراجات لئے ملتا ہے اور وہ دیانتداری کے ساتھ اپنے تمام کاموں پر دین کو مقدم سمجھتے ہیں تو اس کا ثبوت اسی طرح مل سکتا ہے کہ وہ سو میں سے ۵۱ روپے دین کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ مگر کیا وہ ایسا کرتے ہیں؟

کیا وہ رات دن کے ۲۴ گھنٹوں میں سے تیرہ گھنٹے دین کے کاموں پر صرف کرتے ہیں؟ یا قربانی اور ایثار کے لحاظ سے وہ اپنے بیوی بچوں سمیت اور دوسری چیزوں پر دین کو مقدم کرتے ہیں یا وطن کے لحاظ سے وہ دین کو دنیا پر مقدم سمجھتے یا جان کے لحاظ سے دین کو دنیا پر مقدم سمجھتے ہیں آخر کوئی ایسی چیز تو ہونی چاہیئے جس کے لحاظ سے وہ کہہ سکتے ہوں کہ ہم تو دین کو دنیا پر مقدم کر رہے ہیں۔

اگر ہر احمدی اس نقطہ نگاہ سے غور کرے اور اسے اپنے اندر ایک بات بھی نظر نہ آئے۔ تو اسے سمجھ لینا چاہیئے۔

کہ یہ محض منافقت کی بات ہے کہ وہ دعوےٰ تو یہ کرتا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم کرتا ہوں مگر عمل یہ ہے کہ وہ کسی ایک چیز کے لحاظ سے بھی دین کو دنیا پر مقدم نہیں کرتا

آخر کوئی ایک چیز تو ہونی چاہیئے جس کے متعلق وہ کہہ سکے کہ میں فلاں چیز کے لحاظ سے دین کو دنیا پر مقدم کر رہا ہوں اور اس عہد کا کوئی نہ کوئی مفہوم تو ہونا چاہیئے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ عہد ہم سے صرف اتنا تقاضا نہیں کرتا کہ ہم کسی ایک پہلو میں دین کو دنیا پر مقدم کریں بلکہ ہر بات میں اور اپنے ہر کام میں ہمارا فرض ہے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کریں۔

مگر سوال یہ ہے کہ جو شخص اپنے ہر کام میں دین کو دنیا پر مقدم نہیں کر سکتا اسے کم از کم یہ تو کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ کسی ایک کام میں ہی دین کو دنیا پر مقدم رکھے تاکہ وہ یہ کہہ سکے کہ میں اس عہد کو پورا کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

یہ کوشش خواہ وہ مال کے لحاظ سے کرے خواہ تجارت کے لحاظ سے کرے۔ خواہ پیشہ کے لحاظ سے کرے۔ خواہ وطن کی محبت کے رو سے کرے۔ خواہ اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کے تعلقات کے لحاظ سے کرے۔ خواہ عبادت کے لحاظ سے کرے خواہ قربانی اور ایثار کے لحاظ بہر حال کوئی ایک چیز تو ایسی ہونی چاہیئے جسے وہ دنیا کے سامنے پیش کر سکتا ہو اور کہہ سکتا ہو کہ جن کاموں کا مجھے موقعہ ملا ان میں میں نے دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے اور جو باقی کام ہیں ان میں بھی پوری طرح تیار ہوں کہ اس عہد کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کروں۔ لیکن اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ اس کا دعویٰ ایمان محض ایک منافقانہ فعل ہے جو اس کے کسی کام نہیں آسکتا"

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

---

# تربیتی کورس نمبر ۲ ۔۔۔ خدام الاحمدیہ

## شامل ہونیوالے خدام کے نام جلد بھجوائے جائیں

خدام الاحمدیہ کا تربیتی کورس نمبر ۲ مورخہ ۷ اپریل ۱۹۵۱ء سے شروع ہو رہا ہے۔ پہلے کورس میں ۱۵ خدام شامل ہوئے تھے۔ کورس کی مقبولیت کے پیش نظر دوسرے کورس میں زیادہ تعداد میں خدام کے نام موصول ہوئے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ مجالس نے اس طرف پوری توجہ نہیں دی۔ اب جبکہ میٹرک کا امتحان دینے والے طلباء امتحانات سے فارغ ہو چکے ہیں اور وہ بخوبی اس میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مجالس کو اس طرف توجہ دینی چاہیئے اور جلد تر اپنے نمائندگان کے نام مرکز میں بھجوانے چاہئیں۔ دفتر مرکزیہ ان کے مطابق انتظامات کر سکے۔

مجالس اس بات کو ذہن نشین کرلیں کہ جماعت احمدیہ ترقی کرنے والی جماعت ہے۔ اس کے نوجوانوں کا ہر قدم پہلے سے آگے بڑھنا چاہیئے۔ اس مرتبہ کورس میں شریک ہونے والے خدام کی تعداد کم از کم ستر اسی تک ضرور پہنچنی چاہیئے۔

مجالس اپنے نمائندگان کے اخراجات کے لئے کم از کم بیس روپے فی نمائندہ جلد تر بھجوا دیں۔

نمائندے بھجواتے وقت مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھا جائے

۱۔ نمائندہ کو کم از کم چودہ دن تک مرکز میں ٹھہرنا ہوگا

۲۔ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔

۳۔ نمائندہ اردو لکھنا پڑھنا جانتا ہو۔ قرآن کریم ناظرہ پڑھ سکتا ہو۔

۴۔ آٹھ کا پیاں نصف دستہ والی اور ایک قلم یا پنسل ساتھ ہو۔

نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

---

**پتہ مطلوب ہے**

سلسلے کے ایک ضروری کام کی سرانجام دہی کیلئے مولوی نواب الدین صاحب سابق کلرک ہوسٹل فضل عمر کا پتہ مطلوب ہے۔ مولوی صاحب موصوف یا کوئی اور دوست جو ان کا پتہ جانتے ہوں براہ کرم ذیل کے پتوں پر فوری طور پر اطلاع دیکر مشکور ہونے کا موقع دیں:- (۱) شیخ محمد دین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ (۲) سپرنٹنڈنٹ فضل عمر ہوسٹل لاہور

# روس میں ایک وسیع سماجی انقلاب کی تیاریاں کی جارہی ہیں

پیرس ۳۰ اپریل:- نیویارک ٹائمز کے نامہ نگار خصوصی مسٹر سی یل سلز برجر نے اطلاع دی ہے کہ سوویٹ یونین ایک زبردست اور وسیع سماجی انقلاب کی تیاریوں میں مصروف ہے۔ جس کے متعلق سوویٹ یونین سرکاری طور پر یہ بیان کر رہا ہے۔ کہ اس انقلاب کا مقصد "شہری اور دیہی زندگی" کے امتیاز کو ختم کر دینا ہے۔ جس طریقہ سے سوویٹ سماج میں یہ انقلاب لایا جارہا ہے۔ وہ انتہائی دلچسپ ہے۔ سوویٹ یونین کے موجودہ تمام اجتماعی کھیتوں کو جنہیں کولکھوز کہا جاتا ہے۔ اُن کو بڑے بڑے زرعی شہروں میں تبدیل کر دیا جارہا ہے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ سوویٹ یونین میں موجودہ صورت میں جو بھی کاشتکار طبقہ ہے۔ اس کا خاتمہ عمل میں آئے گا۔ بالکل اسی طرح جس طرح آج سے ۲۰ سال پہلے انفرادی کاشتکاروں کا خاتمہ عمل میں آیا تھا۔ سوویٹ یونین کا موجودہ پروگرام اس قدر وسیع ہے کہ اس سے سوویٹ یونین کے خارجی تعلقات پر بھی اثر پڑنا ناگزیر ہے۔ گو ابھی اس کی ٹھیک ٹھیک پیش قیاسی نہیں کی جاسکتی۔ تاہم سیاسی اور اقتصادی ماہرین کا خیال ہے کہ ان تمام نہاد اصلاحات سے سوویٹ اقتصادی زندگی میں بحران پیدا ہو جائیگا زرعی پیداوار میں کمی ہو جائے گی۔ اور اس قدر بڑا سماجی بحران پیدا ہوگا۔ کہ سوویٹ یونین اس بحران اور انتشار سے بچنے کے لئے اور قوم کی توجہات اندرونی امور سے ہٹانے کے لئے آئندہ سال جنگ کی بھٹی میں کودنے پر مجبور ہو جائے گی۔ اگر معاشی مبصرین کی یہ پیش قیاسی درست ہے۔ تو اس کا بھی امکان ہے۔ کہ سوویٹ یونین ان اصلاحات سے پیدا ہونے والی کمزوریوں کو ڈھانکنے کے لئے ٹھنڈی ... جنگ ... زور دے۔

اس امر کے قطعی اور یقینی شواہد موجود ہیں۔ کہ سوویٹ روس نے موجودہ زرعی اصلاحات کا تعلق موجودہ بین الاقوامی صورت حال سے بھی ہے اور اس کا مقصد اور امور کے علاوہ مملکت پر ایک جماعتی حکومت کے آمرانہ اور عسکری اقتدار کو مضبوط سے مضبوط تر کرنا ہے۔ یہ بات انتہائی معنی خیز ہے۔ کہ ان اصلاحات کا آغاز اس وقت کیا گیا جب کہ چین اور روس میں ایک نئے معاہدہ دوستی پر دستخط ہوگئے۔ اور سوویٹ یونین کی خارجہ پالیسی میں جنگجوؤں کی ہمت افزائی ایک اہم عنصر کی حیثیت سے داخل ہوگئی۔ چنانچہ ماہرین کا یہ خیال ہے۔ کہ سوویٹ یونین مسلسل اس امر کی کوشش کرتا رہے گا۔ کہ اس کے مخالفین اپنا توازن قوت پر برقرار نہ رکھ سکیں۔ اور اس دوران میں وہ اس اندرونی انقلاب سے عہدہ برآ ہوگا۔ جو سوویٹ یونین میں رونما ہو رہا ہے۔

خود سوویٹ یونین کی اقتصادی زندگی پر اس زرعی پروگرام کا کیا اثر پڑے گا۔ وہ بالکل بدیہی ہے۔ کاشتکار طبقہ میں مزید غربت رہے گی۔ اجتماعی کھیتوں کی تحلیل اور زرعی شہروں کا قیام کاشتکار طبقہ کے مکمل خاتمہ پر منتج ہوگا۔ اور حکومت نے خود سر زرعی اصلاحات کے خلاف وقتاً فوقتاً جو کاشتکار طبقہ کی مخالفت ہوتی رہی ہے۔ اس طبقہ کے خاتمہ سے یا لکلیہ ختم ہو جائے گی۔

(ڈی۔ س۔ ا۔ کس)

## درخواست دعا

خاکسار قریباً آٹھ ماہ سے بیمار چلا آرہا ہے۔ دوستوں سے التماس ہے کہ خاکسار کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ بوجہ بیماری میں خدمت سلسلہ سے محروم ہو رہا ہوں جو ایک سخت تکلیف دہ امر ہے۔

اقبال احمد خان ایاز واقف زندگی، دھالیوال ضلع سیالکوٹ

# تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

| نمبر جماعت | نام جماعت | عہدہ | نام عہدیداران و پتہ |
|---|---|---|---|
| ۲۳۹ | گلگت | پریذیڈنٹ | ڈاکٹر سردار علی صاحب میڈیکل آفیسر گلگت ہسپتال |
| | | جنرل سیکرٹری | ڈاکٹر سید بشیر احمد صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ سرجن گلگت |
| | | سیکرٹری تبلیغ | " " |
| | | " تعلیم و تربیت | |
| | | " مال | خواجہ ثناء اللہ صاحب تاجر گلگت |
| | | " امور عامہ | اے۔ ایچ گلزار صاحب ہیڈ کلرک دفتر چیف سرجن گلگت۔ O/O ٹرانسپورٹ آفیسر ۳۔ صدر روڈ پشاور |
| ۲۴۰ | کلونڈی کھوڑالی ضلع گوجرانوالہ | سیکرٹری مال | چوہدری ثناء اللہ صاحب ولد چوہدری اللہ دتہ صاحب |
| ۲۴۱ | گنجیاں ضلع سرگودھا | پریذیڈنٹ | ڈاکٹر فیاض حسین شاہ صاحب |
| | | سیکرٹری مال | عبد الغفار خان صاحب |
| | | " امور عامہ | عبد السلام صاحب |
| ۲۴۲ | کوٹ نیناں تحصیل شکرگڑھ ضلع سیالکوٹ | پریذیڈنٹ | محمد شریف صاحب معلم زراعت |
| | | سیکرٹری مال | سید عبد الغفار صاحب سکول ماسٹر |

(نظارت اعلیٰ)

## تلاش گمشدہ

نظیر محمد پسر نور محمد احمدی سنوری (ریاست پٹیالہ) جنکے پتہ اور خیریت کا طالب ہوں۔ جن کے پتہ اور خیریت کا طالب ہوں۔ اگر کوئی دوست پتہ جانتے ہوں یا مسٹری نظیر محمد خود پڑھیں۔ تو پتہ ذیل پر اطلاع دیں۔

رحمت اللہ ایرانی انگریور منصور نگر شکارپور (سندھ)

## دیلیو سرمہ چترالی

ہمیں سرمہ چترالی کی شیشیاں برائے ریویو موصول ہوئی ہیں۔ جس کے استعمال سے ہم نے اسے قابل اطمینان پایا ہے۔ یہ سرمہ امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے۔ ضرورتمند اصحاب پتہ ذیل پر منگوا سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی اڑھائی روپیہ

پتہ: کیپٹن ... شاہی طبیب آف چترال امام کا پنج اچھرہ — لاہور

## فضل احمد صاحب مرحوم کے ورثاء توجہ کریں

گورنمنٹ سکول ہذا میں ایک احمدی بھائی لفٹننٹ فضل احمد ریٹائرڈ لطور پی۔ ٹی۔ ایس کام کرتے تھے۔ اور ۱۹۴۶ء دسمبر میں ریٹائر ہوئے تھے۔ اور اپنا پتہ قادیان کا دے گئے تھے۔ اور اب وہ فوت بھی ہوگئے ہیں۔ ان کے ورثاء نامعلوم ... پاکستان کے کسی نامعلوم مقام میں آباد ہوگئے ہیں۔ محکمہ کی طرف سے پہلے قادیان منظوری کے کاغذات بھیجے گئے۔ وہاں سے واپس آگئے ان کے ورثاء جہاں بھی ہوں مرحوم کی پنشن وصول کرلیں۔

محمد حسین مولوی فاضل ہیڈ ٹیچر گورنمنٹ نارمل سکول گجرات

## قرآن حکیم کی آیات کے متعلق صد احمد لکھ روپیہ کے انعامات

انگریزی اُردو میں کارڈ آنے پر مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

## اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ خاکسار نے گورنمنٹ پاکستان کو سپلائی کرنے کے لئے وسیع پیمانہ پر لکڑی کی چرائی کا کام شروع کیا ہوا ہے لہٰذا ضرورتمند اصحاب ہر قسم کی چرائی شدہ عمارتی لکڑی حسب منشاء دوران کام میں ارزاں نرخ پر حاصل کرسکتے ہیں۔

المشتہر: چوہدری غلام حسین احمدی ٹمبر مرچنٹ اینڈ گورنمنٹ کنٹریکٹر ریلوے روڈ جہلم

## ایجنٹ حضرات کیلئے ضروری اطلاع

بل ماہ مارچ آپکی خدمت میں بھجوائے جاچکے ہیں۔ اور بل کی ادائیگی دس تاریخ تک دفتر اخبار الفضل میں ہو جانی ضروری ہے۔ ورنہ بنڈل کی ترسیل روک دی جائیگی۔ (مینیجر الفضل لاہور)

# اسلام کے ہر حکم اور قرآن مجید کی ہر آیت میں ایک ترتیب، ربط اور توازن موجود ہے

## انجینئرنگ کی تعلیم کی روشنی میں دنیا کے معمار اول (اللہ تعالیٰ) کی قدر کو پہچانو

### سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا انجینئرنگ کالج کے طلباء سے خطاب

لاہور ۲ اپریل آج ساڑھے چار بجے بعد دوپہر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے انجینئرنگ کالج لاہور کے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ انجینئرنگ کا فن اپنی ذات میں روحانیت سے ایک وابستگی رکھتا ہے۔ کیونکہ انجینئرنگ کے تمام علوم ماخوذ ہیں۔ اس حقیقت سے جو خدا تعالیٰ نے پیدا کی۔ ہمارے طلباء کو چاہیئے کہ جہاں وہ انجینئرنگ کی تعلیم سے دنیوی رنگ میں فائدہ اٹھائیں۔ وہاں اس حقیقت کو بھی سمجھنے کی کوشش کریں کہ جب دنیا کی ہر چیز میں ایک ترتیب اور توازن نظر آتا ہے۔ تو دنیا کے صانع اول یعنی خدا نے ہمیں جو مذہب عطا فرمایا ہے اور جو کتاب دی ہے اس میں یقیناً زیادہ بہتر صورت میں ایک ترتیب۔ اور توازن ہو گا۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ مسلمانوں پر زوال اسی وجہ سے آیا ہے کہ انہوں نے سمجھ لیا کہ اسلامی اصولوں میں اور قرآن مجید میں کوئی توازن اور ترتیب نہیں ہے۔ بلکہ یہ بے ربط اور بے جوڑ باتوں کا مجموعہ ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے اسلامی احکام کی حکمتوں اور قرآنی آیات کی گہرائیوں پر غور و تدبر کرنا چھوڑ دیا۔ حالانکہ جب معمولی سے معمولی چیز میں ایک توازن اور ایک نسبت موجود ہے۔ تو یہ ہو کس طرح سکتا ہے کہ صانع اول کی طرف سے نازل شدہ کتاب میں ترتیب نہ ہو

حضور نے قرآن مجید کے اس حکم کا ذکر فرمایا کہ گھروں میں ان کے دروازوں کے ذریعے داخل ہونا چاہیئے اور اس کی لطیف تشریح کرتے ہوئے فرمایا اس کا یہی مفہوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی ہر اخلاقی۔ قومی اور ملکی اور مذہبی ذمہ داری کو ادا کرنے کے لئے ایک راستہ مقرر فرمایا ہے اگر اس راستے کو اختیار نہ کیا جائیگا۔ تو اس کی مثال ایسی ہی ہو گی۔ جیسے دروازے کی بجائے دیوار پھاند کر گھروں میں داخل ہوا جائے۔ اور یہی وہ اصل ہے۔ جس پر انجینئرنگ کی بنیاد ہے۔ اور یہ اصل اسلام کے ہر حکم میں بھی کارفرما ہے۔

پس ہمارے طلباء کو چاہیئے کہ وہ انجینئرنگ کی تعلیم کی روشنی میں معمار اول یعنی خدا تعالیٰ کی قدر کو بھی پہچانیں۔ اگر وہ اس نقطۂ نگاہ سے قرآن مجید کا اور اسلام کا مطالعہ کریں گے۔ تو یقیناً ان کا ایمان ترقی کرے گا اور انہیں یہ نظر آجائے گا۔ کہ جس طرح انجینئرنگ کی بنیاد ڈیزائن پر ہے اسی طرح اسلام کی بھی سب سے بڑی خوبی یہی ہے کہ وہ اپنے ہر حکم میں ایک ڈیزائن رکھتا ہے۔

تقریر کے شروع میں حضور نے اس امر پر خوشی کا اظہار فرمایا کہ ہمارے طلباء انجینئرنگ کی طرف جو ایک اہم شعبہ ہے توجہ دے رہے ہیں۔

یہ تقریر حضور نے ایک دعوت کی تقریب پر ارشاد فرمائی جو مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ انجینئرنگ کالج کی طرف سے حضور کے اعزاز میں تعلیم الاسلام کالج کے سٹاف روم میں منعقد کی گئی تھی۔ اس میں انجینئرنگ کالج کے پرنسپل صاحب متعدد پروفیسر صاحبان اور طلباء کے علاوہ بزرگان سلسلہ میں سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے مکرم مولانا عبدالرحیم صاحب درد ناظر امور عامہ اور مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ لاہور نے بھی شرکت فرمائی۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے کیا گیا۔ جو انجینئرنگ کالج کے طالبعلم [illegible] سیف اللہ صاحب نے کی اور اس کے بعد فضل الرحمن صاحب زعیم حلقہ نے حضور کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ دعا پر یہ تقریب ختم ہوئی (نامہ نگار)

## کشمیر کے مسئلہ پر بحث کا التواء

لیک سکیس ۲ اپریل کل حفاظتی کونسل کے اجلاس میں پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے کشمیر کے متعلق امریکہ و برطانیہ کی مشترک قرارداد کے بارے میں پاکستان کے نظریات اور ردعمل پیش کئے حفاظتی کونسل نے یہ قرارداد جمعہ کے دن منظور کی تھی

چوہدری ظفر اللہ خان کی تقریر کے بعد حفاظتی کونسل نے کشمیر کے مسئلہ پر بحث ملتوی کر دی۔ کشمیر کے مسئلہ پر بحث اب اس وقت ہو گی۔ جبکہ کونسل برائے کشمیر میں اقوام متحدہ کے نمائندے کے تقرر کے بارے میں کوئی قطعی تجویز پیش کی جائے گی۔

## سیلز ٹیکس کی نئی شرح کے متعلق وزیر خزانہ کا بیان

کراچی ۲ اپریل۔ پارلیمنٹ میں اس مسودۂ قانون پر غور و خوض شروع ہوا۔ جو ۱۱ مارچ کو آنریبل مسٹر غلام محمد وزیر خزانہ نے فینانس بل کے ساتھ پیش کیا تھا۔ اور جس کا مقصد اشیاء کی فروخت اور صرف پر ٹیکس کی شرح سے متعلقہ قانون کی ترمیم اور استحکام تھا۔ اس مسودۂ قانون کی تشریح کرتے ہوئے وزیر خزانہ نے کہا کہ اپنے پیشرو (سیلز ٹیکس) کے برخلاف اس مسودۂ قانون کا مقصد سیلز ٹیکس ایک ہی مرحلہ پر [illegible] کرنا ہے۔ اس لئے کہ تجارتی کاروباری طبقہ کا اصل مطالبہ یہی تھا۔

مسٹر غلام محمد نے بیان جاری رکھتے ہوئے کہا جیسا کہ سیلز ٹیکس کمیٹی نے سفارش کی ٹیکس کی شرح ۱۰ فی صدی ہو گی۔ حکومت نے اس مسودۂ قانون میں بھی یہی شرح رکھی ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس ٹیکس سے کوئی شے مستثنیٰ قرار نہیں دی جا سکتی۔ آپ نے ارکان کی توجہ اس مسودہ کی طرف مبذول کرائی۔ جس میں اس (استثنیٰ) کی گنجائش رکھی گئی ہے

آپ نے یہ اعلان کیا کہ حکومت نے اس مسودۂ قانون کی تفصیلات مرتب کرنے کے لئے سیلز ٹیکس کمیٹی کے چیئرمین اور چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کا تعاون حاصل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

آگے چل کر مسٹر غلام محمد نے کہا کہ اس مسودۂ قانون میں اس کی بھی گنجائش رکھی گئی ہے کہ درآمدات کی صورت میں سیلز ٹیکس صرف چنگی کے مرحلہ پر وصول کیا جائے گا۔ پاکستان میں تیار ہونے والی اشیاء کے سلسلہ میں ایسا اصول تیار کیا جا رہا ہے جس کے تحت تیار کنندہ ٹیکس اس صورت میں ادا کرے گا جب اشیاء تیار ہو جائیں۔ کارخانہ دار اپنا خام مال ٹیکس ادا کئے بغیر خرید سکیں گے اس مسودہ قانون کی ایک خوبی یہ ہے کہ جہاں سیلز ٹیکس ایکٹ میں انکم ٹیکس ایکٹ کے برخلاف اپیل کی کوئی گنجائش نہیں رکھی گئی تھی۔ وہاں نئے مسودۂ قانون میں اسکی رعایت رکھی گئی ہے۔

آخر میں مسٹر غلام محمد نے کہا " مجھے توقع ہے " کہ یہ مسودہ قانون تاجروں کی خواہشات اور مطالبات کے عین مطابق ہو گا۔ اور اس کے ذریعہ صوبوں اور مرکز کے حقوق کا پورا تحفظ ہو گا

## اقوام متحدہ کی فوجیں آگے بڑھتی جا رہی ہیں

ٹوکیو ۲ اپریل۔ جنرل میک آرتھر کے ہیڈ کوارٹرز میں اعلان کیا گیا ہے کہ کوریا کے مغربی محاذ پر ۳۸ درجہ عرض بلد کے شمال میں اقوام متحدہ کی فوجیں بدستور آگے بڑھتی جا رہی ہیں۔

اعلان میں کہا گیا ہے کہ امریکہ کے ٹینک اور پیدل دستے ۳۸ ویں خط متوازی کے شمال میں کئی میل آگے بڑھ گئے ہیں کمیونسٹ فوجیں کثیر تعداد میں ہونے کے باوجود امریکی ٹینکوں کا مقابلہ نہیں کر رہیں [illegible] پیچھے کی طرف پسپا ہو رہی ہیں۔

وسطی محاذ پر [illegible] کے علاقہ میں بھی امریکی دستے [illegible] تک آگے بڑھنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اور اب ۳۸ درجہ عرض البلد کے قریب واقع پہاڑیوں تک پہنچ گئے ہیں۔ جہاں پچھلے دنوں کمیونسٹ اپنی فوجی طاقت اکٹھی کرتے رہتے تھے۔ کمیونسٹوں نے یہ پہاڑیاں اتحادی فوجوں کا مقابلہ کئے بغیر ہی خالی کر دیں۔

## روس سے مصر کی تجارت

نیویارک ۳ اپریل۔ امریکہ کے محکمہ تجارت نے جو اعداد و شمار مرتب کئے ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ مصر ان سات بڑے غیر اشتراکی ملکوں میں سے ہے جس نے گذشتہ سال سوویٹ یونین کو اشیاء برآمد کیں۔ دوسرے چھ ملک فن لینڈ برطانیہ۔ آسٹریلیا۔ ملایا۔ سویڈن اور بلجیم لکزمبرگ تھے۔

ان اعداد کے مطابق جنوری اور ستمبر ۱۹۵۰ء کے درمیان مصر نے ۲۵۲۰۰۰۰۰ ڈالر کا سامان سوویٹ یونین کو برآمد کیا۔ اور وہاں سے ۱۵۶۰۰۰۰۰ ڈالر کا سامان درآمد کیا۔

سوویٹ کو مصر کی برآمدات میں کپاس کی بڑی مقدار بھی شامل ہے۔ برطانیہ اور امریکہ کے علاوہ سوویٹ حلقہ سے باہر صرف مصر اور فن لینڈ ہی ایسے دو ملک تھے۔ جنہوں نے سوویٹ سے ۱۰۰۰۰۰۰۰ ڈالر سے زیادہ کا سامان خریدا۔ (اسٹار)

## پنجاب مسلم لیگ کی طرف سے مسٹر لیاقت علی کا شکریہ

کراچی ۲ اپریل پنجاب مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے مسلم لیگی ارکان اسمبلی کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے انتخابی منشور میں پیش کردہ پروگرام کو جلد سے جلد عملی جامہ پہنائیں ایک قرارداد منظور کر کے مجلس عاملہ نے وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں کا شکر ادا کیا کہ انہوں نے پنجاب میں مسلم لیگ کو کامیاب بنانے کی حتی الوسع کوشش کی ایک دوسری قرارداد میں مسٹر یوسف خٹک کا بھی شکریہ ادا کیا گیا۔